© rasailojaraid.com

وقار انبالوی

دُنیا

جو کچھ بھی کہے حاکم ، محکوم بجا جانے — دنیا یہی دنیا ہے اے شیخ تو کیا جانے

انساں کی خدائی ہے اب ذکرِ خدا کیسا ؟ — چاندی ہے اُسی کی جو سونے کو خدا جانے

قانون کے پردے میں، پوجا ہے جرائم کی — انصاف کی محفل اب کب ہو گی بپا جانے

آئین کی چُھریوں کو پھر سان پہ رکھا ہے — کٹنا ہے ابھی باقی کس کس کا گلا جانے

پہرہ ہے مسلماں کا اب حفظِ امارت پر — غربت کے مسائل کو، مسلم کی بلا جانے

اپنوں پہ یہ قدغن ہے آئے نہ فغاں لب تک — اغیار کی حاجت کب ہو جائے روا جانے

صدقات و زکوٰۃ آئے تجدید کے چکر میں — لگ جائے کسی حیلے کب ٹیکس نیا جانے

عیدوں کی نمازیں تو پڑھ لیتے ہیں حاکم بھی — جو بر سرِ مسند ہو، مسجد کو وہ کیا جانے

بازار میں پینے پر پولیس پکڑ لے گی — گھر میں جو پیو اپنے، تم جانو خدا جانے

ہر عیب ادا ٹھہرا اب آرٹ کے پردے میں — کیا شیخ پہ گزرے گی رندوں کی بلا جانے

مفتی و فتاویٰ بھی، اب مائل دنیا ہیں — عقبیٰ کا تصوّر کیوں دھندلا گیا کیا جانے

سچ کہہ تو دیا میں نے اس جھوٹ کی دنیا میں
سچ کہنے کی ملتی ہے کیا مجھ کو سزا جانے

© rasailojaraid.com